سلسلہ
مواعظ حسنہ
نمبر ۱۴۱

راہِ خدا میں مجاہدے کے ثمرات

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ: گلشن اقبال کراچی

سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر ۱۴۱

راہِ خدا میں مُجاہدے کے ثمرات

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مُجدّدِ زمانہ

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسبِ ہدایت وارشاد

حلیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

به فیضِ صحبتِ ابرار یہ دردِ محبت ہے | محبت تیرا صدقہ ہے ثمر ہیں تیرے نازوں کے
به اُمیدِ نصیحت دوستو اسکی اشاعت ہے | جو مَیں یہ نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدِّدِ زمانہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کے ارشاد کے مطابق حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ تصانیف و تالیفات

محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

ضروری تفصیل

وعظ : راہِ خدا میں مجاہدے کے ثمرات

واعظ : عارف باللہ مجدِدِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تاریخِ وعظ : ۴ ربیع الثانی ۱۴۰۹؁ھ مطابق ۱۴ نومبر ۱۹۸۸؁ء، بروز پیر

مرتب : جناب سید عمران فیصل صاحب (خلیفہ مجازِ بیعت حضرتِ والا رحمۃ اللہ علیہ)

تاریخِ اشاعت : ۷ محرم الحرام ۱۴۳۷؁ھ مطابق ۲۱ اکتوبر ۲۰۱۵؁ء

زیرِ اہتمام : شعبہ نشر واشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی

پوسٹ بکس:11182 رابطہ:+92.21.34972080، +92.316.7771051

ای میل:khanqah.ashrafia@gmail.com

ناشر : کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی، پاکستان

قارئین و محبین سے گزارش

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کراچی اپنی زیرِ نگرانی شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی شایع کردہ تمام کتابوں کی ان کی طرف منسوب ہونے کی ضمانت دیتا ہے۔ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی تحریری اجازت کے بغیر شایع ہونے والی کسی بھی تحریر کے مستند اور حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہونے کی ذمہ داری خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی نہیں۔

اس بات کی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہ کی کتابوں کی طباعت اور پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ! اس کام کی نگرانی کے لیے خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے شعبۂ نشر و اشاعت میں مختلف علماء اور ماہرین دینی جذبے اور لگن کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آیندہ اشاعت میں درست ہو کر آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہو سکے۔

(مولانا) محمد اسماعیل
نبیرہ و خلیفہ مُجاز بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ
ناظم شعبۂ نشر واشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

عنوانات

❀❀❀❀

انجامِ حُسنِ فانی
کسی گُلفام کو کفنا رہا ہوں
جنازہ حُسن کا دفنا رہا ہوں
لگانا دِل کا ان فانی بُتوں سے
عبث ہے دل کو یہ سمجھا رہا ہوں

راہِ خدا میں مجاہدے کے ثمرات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْہِمْ رَسُوْلًا مِّنْہُمْ یَتْلُوْا عَلَیْہِمْ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُہُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَیُزَکِّیْہِمْ ؕ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ﴿۱۲۹﴾[1]

سزا کو عطا سے بدلنے کا نسخہ

ان آیات کی تفسیر سے قبل اپنے دوستوں کو یہ بات بتاتا ہوں کہ روزانہ چلتے پھرتے یَاحَلِیْمُ، یَاکَرِیْمُ، یَاوَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ کا وِرد رکھیں۔ یَاحَلِیْمُ کہنے سے کیا ملے گا؟ یَاحَلِیْمُ کہنے سے اللہ تعالیٰ کا عذاب رک جائے گا۔ بتائیے یہ کتنا بڑا فائدہ ہے۔ حَلِیْم کی تعریف ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مشکوٰۃ کی شرح مرقاۃ میں یہ کی ہے اَلَّذِیْ لَایُعَجِّلُ بِالْعُقُوْبَۃِ جو سزا دینے میں جلدی نہ کرے اس کو حَلِیْم کہتے ہیں۔ ہمارے گناہوں کی وجہ سے جو عذاب نازل ہورہا ہے اگر یَاحَلِیْمُ کہہ دیا تو گویا ہم نے یہاں زمین پر بٹن دبادیا اور وہاں عرش پر اللہ تعالیٰ کی اس صفت کے ظہور کا بلب جل گیا یعنی بندوں پر اس صفت کی تجلّی نازل ہوگئی، زمین پر اس صفت کا بٹن ہے اور عرشِ اعظم پر اس کے ظہور کا بلب ہے۔ یَاحَلِیْمُ کا نعرہ لگایا اور عذاب رُک گیا۔

اس کے بعد یَاکَرِیْمُ ہے۔ کَرِیْم کے معنیٰ ہیں جو نالائقوں پر بھی فضل کردے۔

---

[1] البقرۃ:۱۲۹

اللہ تعالیٰ نے ایک عجیب بات دل میں ڈالی ہے کہ جو بندہ ان تین ناموں کا وِرد کرتا رہے گا تو ان شاء اللہ اس کے سب کام بن جائیں گے۔ کَرِیْم کہتے ہیں اَلَّذِیْ یُعْطِیْ بِغَیْرِ اِسْتِحْقَاقٍ وَّبِدُوْنِ الْمِنَّۃِ جو اپنے بندوں پر باوجود نالائقی اور نااہلیت کے رحم کر دے۔

یَاوَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ کے کیا معنیٰ ہیں؟ اے وہ ذات جو کثیر المغفرت ہے۔ یعنی یا اللہ آپ کی مغفرت بہت وسیع ہے، آپ کی مغفرت ہمارے گناہوں سے بے شمار بے شمار درجے زیادہ ہے۔ یہاں تک کہ اگر اللہ تعالیٰ سارے عالم کے انسانوں کو بخش دے تو بھی اس کے خزانۂ مغفرت میں ایک ذرّہ کمی نہ ہوگی، سمندر سے چڑیا اپنی چونچ میں ایک قطرہ اٹھالے اتنی کمی بھی نہ ہوگی۔ لہٰذا یہاں خالی کثیر المغفرت کا ترجمہ کافی نہیں ہوگا بلکہ اس کے ساتھ ایک جملہ اور لگانا پڑے گا جس کو مفسرین لکھتے ہیں کہ یَاوَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ کے معنی یہ ہیں اَلَّذِیْ لَایَخَافُ نَفَادَمَا عِنْدَہٗ[۲] وہ ذات جس کو اپنے خزانۂ مغفرت میں کسی قسم کی کمی کا اندیشہ نہ ہو۔

اسی طرح وَ اللہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ[۳] کی شرح کرتا ہوں کہ وَاسِعٌ کے معنی ہیں کَثِیْرُ الْفَضْلِ۔ اور عَلِیْمٌ کے معنی ہیں عَلِیْمٌ بِأَھْلِیْ وَمَحَلِّیْ اللہ جانتا ہے کہ کس پر اپنا فضل کریں، اللہ اس کے اہل کو اور اس کے محل کو خوب جانتا ہے، کیوں کہ اللہ بہت باخبر ہے۔ یَاکَرِیْمُ کہنے کا یہ بڑا فائدہ ہے کہ نالائقی کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے مزے میں ہے۔

اللہ کی امان کے راستے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ اپنے دوستوں سے ارشاد فرمایا کرتے تھے کَانَ فِی الْاَرْضِ اَمَانَانِ دنیا میں اللہ تعالیٰ نے اپنے عذابات سے بچانے کے لیے دو امان نازل فرمائے ہیں، نمبر ایک امان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے وَ مَا کَانَ اللہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَ اَنْتَ فِیْھِمْ اللہ تعالیٰ عذاب نہیں دے گا جب تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں زندہ ہیں۔ یعنی اے اللہ کے پیغمبر جب تک آپ ان لوگوں میں ہیں ہم عذاب

۲؎ مرقاۃ المفاتیح: ۲۱۲/۳، باب التطوع، المکتبۃ الامدادیۃ، ملتان

۳؎ البقرۃ: ۲۶۸

نازل نہیں کریں گے۔ آپ کی ذات اتنی قیمتی اور ایسی شان والی ہے کہ آپ کے ہوتے ہوئے ہم ان کو عذاب نہیں دیں گے۔ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ [۴] اور اللہ تعالیٰ آیندہ بھی ان کو عذاب نہیں دے گا جب تک یہ استغفار کرتے رہیں گے۔ معلوم ہے کہ یہ آیت کس کی شان میں نازل ہوئی ہے؟ یہ کافروں کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ اگر کافر بھی دنیا میں استغفار کرتا رہے، چاہے ایمان نہ لائے تو دنیا کے عذاب سے تو بچ جائے گا لیکن آخرت میں کفر کی وجہ سے عذاب نازل ہو گا۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ جب کافر طواف کرتے تھے تو یہ کہتے تھے غُفْرَانَكَ، غُفْرَانَكَ، غُفْرَانَكَ، ہر چکر میں غُفْرَانَكَ کہتے تھے۔ یعنی ہم آپ سے آپ کی مغفرت مانگتے ہیں۔ اس کی وجہ سے دنیا میں اللہ تعالیٰ ان کو عذاب سے بچالیتے تھے۔ تو یہ آیت نازل ہی کافروں کے بارے میں ہوئی ہے۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے بارے میں لکھتے ہیں اِذَا كَانَ الْاِسْتِغْفَارُ يَنْفَعُ الْكُفَّارَ فَكَيْفَ لَا يُفِيْدُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْاَبْرَارَ [۵] جب استغفار کافروں کو بھی مفید ہے تو ابرار اور نیک بندوں کو کیوں کر فائدہ نہ دے گا؟ کافر استغفار کرنے کی وجہ سے دنیا میں تو عذاب سے بچ جائیں گے لیکن آخرت میں عذاب ہو گا، کیوں کہ ایمان نہیں لائے تھے۔ تو دنیا میں اللہ کے عذاب سے بچانے کے لیے یہ دو امان ہیں۔ اس لیے کثرت سے استغفار کیجیے۔

تسبیح کا ثبوت

میرے شیخ ثانی کا نام ابرار الحق ہے، لہٰذا قرآن و حدیث میں جہاں جہاں لفظ ابرار آتا ہے میں اس کو خاص طور پر یاد کرلیتا ہوں۔ جیسے بعض لوگ پوچھتے ہیں کہ تسبیح کی شرعی دلیل کیا ہے؟ کیا صحابہ تسبیح پڑھتے تھے؟ اس کم علمی کے باعث بعض لوگ تسبیح کو بدعت کہنے لگے ہیں، لیکن ایسا کہنا صحیح نہیں ہے۔ یہ لوگ نادان ہیں، علم کی گہرائیوں سے واقف نہیں ہیں، سطحی علم رکھتے ہیں۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں كَانَ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ خَيْطٌ فِيْهِ عُقَدٌ

۴؎ الانفال:۳۳

۵؎ مرقاۃ المفاتیح،۵/۲۳۱،باب الاستغفار والتوبۃ،دار الکتب العلمیۃ

کَثِیْرَۃٌ یُسَبِّحُ بِھَا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ایک دھاگہ رہتا تھا جس میں چھوٹی چھوٹی گانٹھیں یا گرہیں لگائی گئی تھیں، وہ اس پر تسبیح پڑھا کرتے تھے۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں فِیْہِ جَوَازُ عَدِّ الْاَذْکَارِ وَ مَأْخَذُ سُبْحَۃِ الْاَبْرَارِ[۶] دیکھو اس عبارت کے اندر لفظ ابرار نیک لوگوں کے مفہوم میں آیا ہے۔ تو ایک صحابی کے عمل سے تسبیح پڑھنے کا جواز، ذکر کی تعداد کو شمار کرنے کا جواز ثابت ہوتا ہے، اس عبارت میں اللہ کے نیک بندوں کا ماخذ اور دلیل موجود ہے۔ بس تسبیح کی دلیل کے لیے یہ عبارت ہی کافی ہے۔

اگر میں اس دلیل کو اردو میں صرف ترجمہ کرکے سنا دیتا کہ اللہ کے نیک بندوں سے تسبیح پڑھنے کی دلیل ثابت ہے تو علماء حضرات کو اتنا مزہ نہیں آتا جتنا عربی عبارت نقل کرنے میں آیا ہے۔ بتایئے! عربی عبارت سے مزہ آیا یا نہیں؟ اصل مزہ عربی عبارت ہی میں ہے۔ ایک مرتبہ مکہ شریف مدرسہ صولتیہ میں علماء کا اجتماع تھا، وہاں میرے مرشد ثانی حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب بھی موجود تھے، وہاں میں نے یہ عربی عبارت سنائی تو مدرسہ صولتیہ کے مہتمم مولانا شمیم صاحب نے مجھ سے کہا کہ مجھے یہ عبارت لکھ کر دے دیجیے۔

خواجہ حسن بصری کا مرتبہ

آپ نے دو جگہ لفظ ابرار سن لیا، اب تیسرا ابرار بھی سن لیجیے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ[۷] نیک بندے جنتِ نعیم میں ہوں گے۔ علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ شرح بخاری عمدۃ القاری میں اس آیت کے بارے میں خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر نقل کرتے ہیں کہ قَالَ الْحَسَنُ الْبَصَرِیُّ فِیْ تَفْسِیْرِ الْاَبْرَارِ خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ تابعی ہیں اور ایسے تابعی ہیں کہ ان سے بڑا کوئی تابعی نہیں کیوں کہ انہوں نے ایک سو بیس صحابہ کی زیارت کی ہے، قَدْ رَاٰی مِائَۃً وَّ عِشْرِیْنَ

---

۶ مرقاۃ المفاتیح:۵/۲۲۷،باب ثواب التسبیح والتحمید،دار الکتب العلمیۃ،بیروت

۷ المطففین:۲۲

صَحَابِیًّا[۸] جس نے ایک سو بیس صحابہ کو دیکھا ہو اس کا کیا مقام ہوگا؟ سارے تابعین میں اللہ نے ان کا درجہ مقدم کیا ہے۔ ان کی والدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ملازمہ تھیں۔ پیغمبر کے گھر میں جس کی ماں ملازمت کرتی ہو، جس کی ماں کو پیغمبر کے یہاں، اللہ کے نبی کے یہاں نوکری مل جائے اس کی کیا شان ہوگی۔ یہ اللہ کے نبی کے گھر ملازمت کرتی تھیں، جھاڑو لگاتی تھیں، برتن دھوتی تھیں۔

جب خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے تو ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ اور ہماری ماں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا دودھ پلا دیتی تھیں۔ محدثین لکھتے ہیں کہ یا تو روتے وقت ان کو بہلانے کے لیے اپنی چھاتی ان کے منہ میں دے دیتی تھیں چاہے دودھ ہو یا نہ ہو یا بطور کرامت ممکن ہو کہ دودھ بھی نکل آتا ہو کیوں کہ کَرَامَاتُ الْاَوْلِیَاءِ حَقٌّ[۹] اللہ والوں کی کرامت حق ہے۔ مگر کرامت بندے کے اختیار میں نہیں ہوتی، اللہ کے اختیار میں ہے جس کو چاہیں عطا فرما دیں۔

خواجہ حسن بصری کو حضرت عمر کی دعائیں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ان کی والدہ ان کو حضرت عمر کے پاس لے گئیں، حضرت عمر نے ان کی سنت تحنیک ادا فرمائی۔ کسی نیک، دین دار، اللہ والے سے کھجور وغیرہ چبوا کر بچے کے منہ میں ڈالنے کو تحنیک کہتے ہیں۔ تو حضرت عمر نے کھجور چبا کے خواجہ حسن بصری کے منہ میں ڈالی اور انہیں دو دعائیں دیں:

اَللّٰھُمَّ فَقِّھْهُ فِی الدِّیْنِ وَحَبِّبْهُ اِلَی النَّاسِ[۱۰]

اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ دے اور مخلوق میں محبوب بنا دے۔

کیوں کہ جو مخلوق میں محبوب نہیں ہوتا اس سے دین نہیں پھیلتا۔

---

۸ سیر اعلام النبلاء: ۴/۵۶۳، وفیات الاعیان لابن خلقان: ۱/۱۲۸، صور من حیاۃ التابعین لعبد الرحمٰن الباشا: ۲/۶

۹ شرح العقائد للنسفی

۱۰ تہذیب الکمال: ۶/۱۰۴، باب الحاء من اسمہ حسن، مؤسسۃ الرسالۃ

الابرار کی تفسیر

تو آیت اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِیۡ نَعِیۡمٍ میں لفظ ابرار کی تفسیر خواجہ حسن بصری نے یہ کی ہے قَالَ الۡحَسَنُ الۡبَصۡرِیُّ فِیۡ تَفۡسِیۡرِ الۡاَبۡرَارِ الَّذِیۡنَ لَایُؤۡذُوۡنَ الذَّرَّ وَ لَا یَرۡضَوۡنَ الشَّرَّ [۱۱] خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ابرار کی تفسیر فرماتے ہیں کہ ابرار وہ بندے ہیں جو چیونٹیوں کو بھی اذیت نہیں دیتے اور اللہ کی نافرمانیوں سے بچتے ہیں بلکہ کسی دوسرے کو بھی اللہ کی نافرمانی میں مبتلا نہیں دیکھ سکتے۔ میرے شیخ حضرت شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک ولی اللہ کہیں جارہے تھے، راستے میں ان کی نظر کسی ایسے شخص پر پڑگئی جو نہایت نامناسب حالت میں تھا، اللہ کی نافرمانی میں مشغول تھا۔ بس واپس لوٹ آئے، چادر اوڑھ کر لیٹ گئے اور اتنا صدمہ ہوا کہ جب پیشاب کیا تو اس میں خون آگیا۔

خانقاہ کی برکات

اسی لیے گناہوں سے بچنے کے لیے اللہ والوں کی صحبت میں رہنا ایسا ہے جیسے کوئی قلعے میں آجائے۔ میں بھی جب باہر سے خانقاہ میں داخل ہوتا ہوں تو ایسا لگتا ہے جیسے کسی قلعے میں آگیا ہوں، یہاں کی دنیا ہی اللہ تعالیٰ نے عجیب و غریب بنائی ہے یہاں آکر بہت سکون محسوس ہوتا ہے۔ خانقاہ کی مسجد اشرف کے بارے میں بھی بہت سے لوگوں نے مجھ سے کہا کہ ہم بہت سی مسجدوں میں نماز پڑھ چکے لیکن جب اس مسجد میں نماز پڑھتے ہیں تو بہت سکون ملتا ہے۔ اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں، یہ میرا کمال نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، ان بزرگوں کی برکت ہے جو یہاں تشریف لائے۔ مولانا فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم اور ڈاکٹر عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں آکر بہت دعائیں مانگیں۔ مولانا مسیح اللہ خاں صاحب جلال آبادی کا خانقاہ میں دو گھنٹے بیان ہوا۔ میرے شیخ ثانی حضرت مولانا شاہ ابرارالحق صاحب دامت برکاتہم بھی یہاں تشریف لاتے ہیں۔ یہ سارے حکیم الامت کے خلفاء اور بڑے بڑے اولیاء اللہ ہیں، چار خلفاء کا تو میں نے تذکرہ کردیا کہ یہ چار بزرگ یہاں تشریف لاچکے ہیں۔ یہ سب ان ہی بزرگوں کی دعاؤں اور قدموں کی

---

[۱۱] عمدۃ القاری: ۲۱۸/۱، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

برکات کا اثر ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ تین مقامات پر میں نے آپ سے لفظ ابرار کے متعلق کچھ عرض کر دیا، اور بھی کہیں آئے گا تو بتاؤں گا ان شاء اللہ۔

اسمائے الٰہی حلیم اور کریم کی تعریف

اللہ کی توفیق سے گناہ گار بندوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک حَلِیْم کے وِرد کا بہترین تحفہ پیش کر رہا ہوں، چلتے پھرتے یَا حَلِیْمُ کا وِرد کرتے رہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کے سبب آنے والا عذاب رُک جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا دوسرا اسم مبارک ہے کَرِیْمُ، اس کے معنی ہیں کہ اے اللہ! ہم نالائقوں پر بھی فضل کر دیجیے۔ اس اسم مبارک کے وِرد کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی صفت کرم کا نزول ہو گا، جو اس نام سے اللہ کو پکارے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنے کرم سے توفیق توبہ بھی نصیب فرمادیں گے اور انعام بھی ملے گا۔

یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ کی شرح

اللہ تعالیٰ کا تیسرا اسم مبارک ہے یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ اے کثیر المغفرت ذات! اَلَّذِیْ لَا یَخَافُ نَفَادَ مَا عِنْدَہٗ اللہ ایسا کثیر المغفرت ہے کہ اسے اپنے خزانۂ مغفرت کے ختم ہونے کا خوف تک نہیں ہے۔ مطلب یہ کہ بے شمار مغفرت کرنے والا ہے۔ میں بنگلہ دیش، سعودیہ عرب جہاں بھی جاتا ہوں یہ بتاتا ہوں کہ چلتے پھرتے اللہ کے ان تین ناموں کا وِرد کرتے رہیں۔ یَا حَلِیْمُ درد سے پڑھو کہ اے اللہ! آپ ہم پر عذاب نازل مت فرمائیے۔ پھر یَا کَرِیْمُ پڑھیے کہ یا اللہ انعامات بھی دے دیجیے، ہماری نااہلیت کی وجہ سے اپنے فضل کو نہ روکیے، کیوں کہ آپ کی شان ایسی ہے کہ ہماری خطا آپ کی عطا کے لیے مانع نہیں ہو سکتی۔

رزق کی کشادگی صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے

حدیث پاک میں ہے اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ اے خدا تیری عطا کے لیے کوئی چیز مانع نہیں ہو سکتی۔ لا نفی جنس ہے اور جنس میں ہمارے گناہ بھی داخل ہیں یعنی اے خدا جو چیز آپ ہمیں دینا چاہیں ہمارے گناہ بھی اس کو روک نہیں سکتے۔ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا

مَنَعْتَ[۱۲] اور جو چیز آپ ہمیں نہ دینا چاہیں ساری دنیا مل کر بھی ہمیں نہیں دے سکتی۔ میرے دوست حبیب الحسن صاحب شیروانی نے فرمایا کہ میں اپنے ایک مسکین اور غریب رشتہ دار کے لیے چاہتا تھا کہ یہ امیر ہو جائے۔ لہٰذا میں نے بہت رقم دے کر تین دفعہ اس کی دوکان کھلوائی، مگر اس نے جب دوکان کھولی گھاٹا ہو گیا، جب تین دفعہ میری رقم ڈوب گئی تو میں نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا کہ اے خدا تو ہی مال دار بنا سکتا ہے، ایک انسان دوسرے انسان کو مال دار بنانا چاہے تو کبھی نہیں بنا سکتا، دیکھیے تین دفعہ ان کی رقم ڈوب گئی۔ حبیب الحسن صاحب شیروانی خود بہت رئیس تھے، زمیندار تھے، ماشاء اللہ بڑے حسین و جمیل تھے، جب پھولپور کے بازار سے گزرتے تھے تو ہندو دیکھتے ہی کہتے تھے کہ افغانستان سے کوئی آ گیا ہے۔ ان کی شخصیت ایسی شاندار تھی کہ دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی، میرے مرشدِ اوّل حضرت مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ بھی تھے، ہمارے پیر بھائی تھے، تہجد گزار تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ میں نے اپنے غریب رشتے دار کو تین دفعہ روپیہ دیا اور اسے بہت بڑی دوکان کھلوادی، مگر تینوں دفعہ رقم ڈوب گئی۔ پھر انہوں نے آسمان کی طرف دیکھا اور کہا کہ یا اللہ فقیر کو تو ہی غنی کر سکتا ہے اور جس کے لیے تو ارادہ کر لے کہ اسے تنگ دست اور فقیر رکھنا ہے اسے کوئی امیر نہیں بنا سکتا:

اَللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ[۱۳]

رزق کو گھٹانا اور بڑھانا اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

اسی لیے اللہ ہی سے مدد مانگو، مانگے تانگے کی چیز سے گزارا نہیں ہوتا، صرف اللہ سے مانگو، اگر اللہ کم دے تو ایک جوڑے کپڑے میں گزارا کر لو، پھٹ جائے تو پیوند لگا لو، کسی امیر سے یہ نہ کہو کہ کپڑے بنوا دو۔ ایک جوتے پر گزارا کر لو، نہیں تو ننگے پیر رہو، کسی امیر کو اشارہ بھی نہ دو کہ میرے پاس جوتے نہیں ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کپڑے پر چودہ پیوند لگے ہوئے تھے۔ ہاں اللہ خود سے دے دے تو ٹھیک ہے ورنہ ایسے ہی رہو۔ اگر ایک کرتا پھٹ گیا اور

---

[۱۲] صحیح البخاری:۱/۱۱۷(۸۴۸)، باب من لم یرد السلام علی الامام، المکتبۃ المظہریۃ

[۱۳] الرعد:۲۶

دوسرا نہیں ہے تو لنگی باندھ کر نماز پڑھ لو۔ نماز میں ناف سے گھٹنے تک کا جسم ہی تو چھپانا فرض ہے۔ لہٰذا آپ لنگی باندھ کر نماز پڑھ لو اور یہ بھی نہ سوچو کہ لوگ دیکھ رہے ہیں اور یہ لوگ کپڑے بنوائیں گے، صرف اللہ ہی سے کہو کہ اے اللہ مجھے مال دے دیجیے۔

ایک بزرگ جنگل میں رو رہے تھے، کسی نے کہا کہ ارے میاں! بڈھے ہو کر تم ایسے رو رہے ہو جیسے بچے روتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے بھوک لگی ہوئی ہے۔ تو اس نے کہا کہ بھوک میں تو بچے روتے ہیں۔ بزرگ نے کہا کہ بچے امّاں ابّا سے روتے ہیں اور میں اپنے ربّا سے رو رہا ہوں، اپنے اللہ سے رو رہا ہوں کہ یا اللہ مجھے بھوک لگ رہی ہے۔ بچہ اپنے امّاں ابّا سے روتا ہے اور بندہ اپنے ربّا سے روتا ہے۔ لہٰذا کسی بھی کام میں کوئی نقصان ہو جائے تو زیادہ فکر مند نہ ہو، کاروبار یا ملازمت وغیرہ کے اسباب اختیار تو کرنے چاہئیں مگر ان کو اپنا رزّاق، اپنا ربّ، اپنا پالنے والا نہیں سمجھنا چاہیے، ہمارا حقیقی پالنے والا صرف اللہ ہے۔ کبھی اللہ تعالیٰ اسباب سے نظر ہٹا دیتے ہیں تاکہ بندہ صرف مجھ پر نظر رکھے۔

ایک عقیدے کی اصلاح

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سپہ سالاری میں جب ہر جنگ میں فتح ہونے لگی تو اُمّت سمجھنے لگی کہ خالد بن ولید سے فتح ہو رہی ہے۔ اب اُمّت کی نظریں خالد بن ولید پر جمنے لگیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات محسوس کر لی اور اُمّت کا عقیدہ درست رکھنے کی خاطر فوراً انہیں معزول کر دیا اور عام سپاہی کا درجہ دے دیا۔ کمانڈر انچیف، سپہ سالار سے عام سپاہی بنا دیا۔ مگر آہ! وہ بھی کیا مخلص تھے کہ سپاہی بن کر، اتنے اونچے عہدے سے معزول ہو کر بھی کہا کہ میں جس طرح کمانڈر انچیف بن کر لڑ رہا تھا اسلامی فوج کا عام سپاہی بن کر بھی ویسے ہی لڑوں گا۔ دل میں ذرا بھی کینہ نہیں لائے۔ آج اگر کسی کو کرسی سے اتار دو تو دس گالیاں دے گا اور غیبت الگ کرے گا۔ ایک وہ تھے جو خوشی خوشی سپاہی بن گئے۔ امیر المؤمنین کے اس فیصلے سے یہ فائدہ پہنچا کہ امّت کا یقین بن گیا کہ فتح اللہ سے ہوتی ہے کیوں کہ اس کے بعد بھی مسلسل فتوحات ہوئیں۔ تو اللہ تعالیٰ ایمان اور عقیدے کی درستی کے لیے کبھی اسباب سے بھی نظر ہٹا دیتے ہیں۔

ایک کمپنی تھی جس میں لوگوں نے رقم لگائی تھی، وہاں سے ہر مہینے منافع کا گرما گرم لفافہ آجاتا تھا۔ ان میں کسی کا لفافہ بہت موٹا ہوتا تھا کیوں کہ اس میں رقم زیادہ ہوتی تھی۔ جیسے شاعر کہتا ہے ؎

خط کا مضموں بھانپ جاتے ہیں لفافہ دیکھ کر

بہت سے لوگ نے سمجھا کہ نعوذ باللہ بس یہ ہی خدا ہے۔ کچھ عرصے بعد اس کمپنی پر پریشانی آگئی، اب سب کی نظر اللہ پر ہوگئی، سب اللہ سے رو رہے ہیں۔ تو اگر کسی پر تنگی کے دن ہیں تو بھی ان شاء اللہ تعالیٰ کوئی بھوکا نہیں مرے گا۔ تنگ دستی میں بھی یہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کس طرح پالتا ہے، ان کی شانِ ربوبیت کی تجلی دیکھو۔ بس روزانہ کم سے کم تین دفعہ صلوٰۃ الحاجت پڑھ کر اللہ سے روؤ، کیوں کہ عربی کا جمع تین سے شروع ہوتا ہے۔

نمازِ حاجت کا طریقہ

اس لیے روزانہ کم از کم تین مرتبہ صلوٰۃ الحاجت پڑھ کر روؤ اور رونے میں بھی کم از کم تین آنسو بہادو۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوْعٌ [۱۴] کی شرح میں فرماتے ہیں وَ أَقَلُّهَا الثَّلَاثُ [۱۵] کم سے کم تین آنسو گرالو کیوں کہ عربی کا جمع تین سے شروع ہوتا ہے۔ اور اگر رونا نہ آئے تو رونے والوں کی شکل بنالو۔ حدیث پاک ہے اِبْكُوْا فَاِنْ لَّمْ تَبْكُوْا فَتَبَاكَوْا [۱۶]، اللہ کے آگے روؤ، اگر رونا نہ آئے تو رونے والوں کی شکل بنالو۔ دو رکعت نفل نماز حاجت پڑھ کر یہ مسنون دعا پڑھو، اس دعا کی تعلیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ أَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ
وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّ السَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَّا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ

---

[۱۴] سنن ابن ماجه: ۴۴۶ (۴۱۹۷) باب الحزن والبكاء، المكتبة الرحمانية
[۱۵] مرقاة المفاتيح: ۵۴۲/۹، باب البكاء والخوف، دار الكتب العلمية
[۱۶] سنن ابن ماجه: ۴۴۶، (۴۱۹۶) باب الحزن والبكاء، المكتبة الرحمانية

وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا

يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ[۱]

یہ دعا سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھائی ہے، یہ دعا کے الفاظِ نبوت ہیں۔ جب تک آپ نماز حاجت کے بعد یہ دعا نہیں پڑھیں گے آپ کی نمازِ حاجت مکمل نہیں ہوگی کیوں کہ یہ دعا اس کی تکمیل کرتی ہے۔ اگر کسی کے پاس یہ دعا نہ ہو تو کتاب ''معمولات صبح و شام'' خانقاہ سے مفت ملتی ہے، جو چاہے لے سکتا ہے، اس میں یہ دعا لکھی ہے۔

نمازِ حاجت کے بعد اس دعا کو پڑھیں ان شاء اللہ تعالیٰ غیب سے مدد ہوگی۔ دعا کرو کہ اس کمپنی کی حالت سنبھل جائے اور اگر نہیں سنبھلتی تو غیب سے کچھ اور سامان کر دیجیے، آپ تو رب العالمین ہیں اور آپ ہی حقیقی پالنے والے ہیں۔ دنیا میں اگر مؤمن کی کوئی چیز گم ہوتی ہے تو یا تو اس سے بڑھ کر دوسری چیز مل جاتی ہے یا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کئی گنا بڑھا کر اس کا اجر عطا فرمائیں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

قبولیتِ دعا کی صورتیں

شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مؤمن کو قیامت کے دن اس کے نقصانات، تکالیف، بیماریوں اور ان دعاؤں کا جو دنیا میں قبول نہیں ہوئیں اتنا بدلہ ملے گا، اتنا بدلہ ملے گا کہ مؤمن یہ کہے گا کہ کاش! دنیا میں میری کھال قینچی سے کاٹی جاتی اور کاش دنیا میں میری کوئی دعا قبول نہ ہوئی ہوتی تاکہ آج اس کا اجر ملتا۔ دنیا میں جو دعائیں قبول نہیں ہوئیں ان پر انعام ملے گا کہ دنیا میں تو نہیں دیا، اب آخرت میں لے لو کیوں کہ دنیا میں تمہیں نہ دینے میں ہماری کچھ حکمت و مصلحت تھی۔ لٰہذا جب اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کا اجر دیں گے اس وقت بندہ کہے گا کہ کاش! دنیا میں میری کوئی دعا قبول نہیں ہوتی۔

جیسے ایک شخص تین سال کے لیے نائیجیریا گیا اور وہاں دعا مانگی کہ اے اللہ! مجھے بہت بڑا بنگلہ دے دیجیے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا تو قبول کر لی مگر اس کا ظہور وہاں نہیں ہوا

---

[۱] جامع الترمذی: ۱۰۸/۱، باب ما جاء فی صلٰوۃ الحاجۃ، ایچ ایم سعید

لیکن جب کراچی واپس آیا تو یہاں سمندر کے کنارے ایک بہت بڑا اور شاندار بنگلہ مل گیا جس کے ساتھ سمندر کی ٹھنڈی ہوائیں بھی تھیں۔ تو جہاں ہمیشہ رہنا ہے اگر وہاں کیش مل جائے تو کیا نقصان ہے؟ مؤمن کی تو عجیب شان ہے، چت بھی اس کی اور پٹ بھی اس کی۔ بس بشرط یہ کہ اس کا اللہ سے تعلق قائم رہے۔ مؤمن کا نقصان صرف ایک ہی ہے کہ خدا تعالیٰ اس سے ناراض ہو جائے۔ اگر اللہ اس سے ناراض ہے تو بادشاہ بادشاہت کے ساتھ بھی نہایت خسارہ میں ہے جب تک توبہ نہ کرلے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کٹی پتنگ کا ایک خاص انداز ہوتا ہے جسے دیکھ کر بچے سمجھ جاتے ہیں کہ یہ پتنگ اپنی ڈور سے کٹ گئی ہے، اب سب اس کے پیچھے دوڑتے ہیں اور ایسا نوچتے ہیں کہ پرزے پرزے کر دیتے ہیں۔

اہل اللہ کی صحبت کی ایک عجیب مثال

ایک پروفیسر نے یہ مثال سن کر کہا کہ صاحب میں بھی بالکل ایسا ہی ہوں جیسی آپ مثال دے رہے ہیں، میں بھی کٹی ہوئی پتنگ کی طرح ہوں، لیکن میں چاہتا ہوں کہ مجھے بچے نہ لوٹیں کوئی اللہ والا لوٹ لے۔ دیکھیے اس ظالم نے کتنی مزے دار بات کہی کہ میں کٹی ہوئی پتنگ تو ہوں لیکن مجھ کو دنیا والے نہ لُوٹیں کوئی اللہ والا لُوٹ لے۔ کہیے صاحب یہ جملہ کیسا ہے؟ پروفیسر ہو کر اتنا پیارا جملہ ان کے منہ سے نکل گیا۔ اس وقت جو دوسرے پروفیسر ان کے پاس بیٹھے تھے وہ حیران رہ گئے، ان لوگوں نے اس جملے کی تعریف کی کہ بہت ہی زبردست جملہ ہے کہ اے اللہ ہم تو اپنی نالائقی سے کٹی ہوئی پتنگ کی طرح ہیں مگر کوئی دشمن ہمیں نہ لوٹنے پائے، کوئی اللہ والا ہم کو لوٹ لے۔ کیسا پیارا جملہ ہے کہ کوئی اللہ والا ہم کو لوٹ لے۔ جیسے مولانا رومی کو مولانا شمس الدین تبریزی نے لوٹ لیا، حافظ شیرازی کو سلطان نجم الدین کبریٰ نے، امیر خسرو کو نظام الدین اولیاء نے اور خواجہ عزیز الحسن صاحب کو حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہم نے لوٹ لیا۔ یعنی یہ اللہ والوں کے پیارے بن گئے، سبحان اللہ۔ اگر کوئی اللہ والا کسی سے اللہ کے لیے محبت کرے تو یہ اس کی خوش قسمتی ہے۔

چاہیے اچھوں کو جتنا چاہیے
اور وہ اگر چاہیں تو پھر کیا چاہیے

بعثت نبوت کے مقاصد

میں نے بیان کے شروع میں جو آیات تلاوت کیں ان میں یہ مضمون ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے تین مقاصد بیان فرمائے ہیں کہ میں نے اپنے نبی کو دنیا میں کس لیے بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کارِ نبوت کو تین قسموں پر تقسیم فرمایا ہے، نمبر ایک، یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ[۱۸] میرے نبی میرے کلام کی آیات تلاوت کرتے ہیں اور زبانِ نبوت سے تمہارے کانوں میں اسلام کا نور داخل کرتے ہیں۔ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ کی تفسیر میں مفسرین لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے نور اور نبوت کے نور نے نُوۡرٌ عَلٰی نُوۡرٍ ہو کر صحابہ کے قلوب میں وہ روشنی پیدا کردی جس کی وجہ سے ان کو اپنے امراض باطنیہ دور کرنے کی فکر پیدا ہوگئی۔

تزکیۂ نفس میں تقدیم تلاوت کی اہمیت

اس لیے تلاوت کی تقدیم بیان کی یعنی پہلے تلاوت کرنے کا حکم دیا کیوں کہ تلاوت سے قلب میں روشنی پیدا ہوئی اور روشنی پہلے پیدا کرنے کی ضرورت اس لیے ہے جیسے ایک شخص اندھیرے کمرے میں بیٹھا ہوا ہے جس میں جانوروں کی غلاظت بھی ہے، مچھر بھی ہیں اور کھٹمل بھی لیکن اس کو فکر نہیں ہوگی کہ مچھر کھٹمل کی دوا خریدے۔ لہٰذا کمرے میں سب سے پہلے روشنی کی ضرورت ہوگی تاکہ گندگی کا پتا چلے۔ جب صحابہ کے قلوب میں تلاوت کی برکت سے روشنی پیدا ہوئی تو اس سے ان کو اپنے قلب میں کبر، بغض، ریا جیسی بیماریاں نظر آئیں اور انہیں دور کرنے کی فکر پیدا ہوگئی۔ جب اپنے امراض کا پتا چلا تب روحانی طبیب کی قدر معلوم ہوئی۔

انبیاء کرام اور ان کے نائبین کے آداب

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی قدر و منزلت بیان کرنے کے لیے آیات نازل فرمائیں کہ اپنے روحانی مربی یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو عزت دو یہاں تک کہ اپنی آوازوں

۱۸؎ البقرۃ:۱۲۹

کو بھی میرے نبی کی آواز سے بلند نہ کرو۔

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی مسئلہ میں شیخین یعنی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آواز ذرا اونچی ہوگئی، کسی رائے میں اختلاف ہوا اور آواز ذرا سی تیز ہوگئی، اسی وقت جبرئیل امین تشریف لائے اور یہ آیت نازل ہوئی لَا تَرۡفَعُوۡۤا اَصۡوَاتَكُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجۡهَرُوۡا لَهٗ بِالۡقَوۡلِ [۱۹] اپنی آوازوں کو میرے نبی کی آواز سے بلند مت کرو۔

ایک مرتبہ ایک جماعت آئی جس نے حجرۂ مبارکہ کے باہر سے کہا اُخۡرُجۡ یَا مُحَمَّدُ [۲۰] اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نکلو ہم لوگ انتظار کر رہے ہیں۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی:

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُنَادُوۡنَكَ مِنۡ وَّرَآءِ الۡحُجُرٰتِ اَكۡثَرُهُمۡ لَا یَعۡقِلُوۡنَ ﴿۴﴾
وَلَوۡ اَنَّهُمۡ صَبَرُوۡا حَتّٰی تَخۡرُجَ اِلَیۡهِمۡ لَكَانَ خَیۡرًا لَّهُمۡ [۲۱]

جو لوگ میرے نبی کو حجرے کے باہر سے پکارتے ہیں اگر یہ لوگ صبر کرتے
حتیٰ کہ خود میرا پیغمبر اپنے وقت پر باہر نکلتا تو یہ ان کے لیے بہتر ہوتا۔

روضۂ مبارک پر آج بھی یہ آیت لکھی ہوئی ہے۔ لہٰذا صلوٰۃ وسلام بھی چلا چلا کر مت پڑھو۔ الحمدللہ! مسجد نبوی میں لاکھوں کی تعداد میں لوگ صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں لیکن مجال نہیں کہ شور ہو جائے ایسی آواز ہوتی ہے جیسے شہد کی مکھی کی ہلکی ہلکی بھنبھناہٹ کی پیاری آواز ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَا تُقَدِّمُوۡا بَیۡنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ [۲۲]

اللہ و رسول کے آگے پیش قدمی مت کرو۔ یعنی اللہ و رسول سے شریعت کا قانون معلوم کرو۔ جیسے آج کل لوگ کہہ دیتے ہیں کہ مولانا میرے خیال میں یہ مسئلہ ایسے ہے۔ ارے

۱۹؎ الحجرات: ۲

۲۰؎ روح المعانی: ۲۶/۱۴۴، الحجرات (۵)، دار احیاء التراث، بیروت

۲۱؎ الحجرات: ۴-۵

۲۲؎ الحجرات: ۱

بھئی مسائل شریعت کے سامنے تمہارے خیال کی کیا حقیقت ہے؟

غیر عالم کی دینی مسائل میں دخل اندازی کی حیثیت

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے لوگوں کی بہت اچھی خبر لی، فرمایا کہ جو لوگ قرآن وحدیث کی روشنی کو چھوڑ کر اپنے خیالات پیش کرتے ہیں ان کے خیالات کی قیمت ایسی ہے جیسے بولِ خر یعنی گدھے کا پیشاب۔ گدھے کے پیشاب کی مقدار بہت ہوتی ہے، اس میں تنکا پڑا ہوا تھا، اس پر ایک مکھی بیٹھ گئی۔ اب مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب وہ تنکا بہنے لگا تو مکھی نے اعلان کر دیا کہ میں فن ملّاحی کی زبردست ماہر ہوں، کشتی بانی کے فن کی امام ہوں، مجھے بہترین کشتی چلانی آتی ہے۔ اب وہ سر ہلا کر اپنی بہادری، طاقت اور اپنا مقام دکھا رہی ہے۔ مولانا رومی فرماتے ہیں کہ اس بے وقوف کو خبر نہیں ہے کہ تنکا دریا میں نہیں گدھے کے پیشاب میں بہہ رہا ہے۔

تو قرآن وحدیث کے مقابلے میں جو اپنا گمان، اپنی عقل، اپنا خیال پیش کرتا ہے اس کی حقیقت بولِ خر کی ہے۔ تمہاری عقل کی حیثیت ہی کیا ہے؟ تمہاری عقل کا تو یہ عالم ہے کہ وہم تم پر غالب ہو جاتا ہے۔ عقل کو ایک مردہ کے پاس لے کر گئے تو عقل کہتی ہے کہ یہ ہمیں کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن اس عقل کو رات کی تنہائی میں ذرا قبرستان میں لٹا کر دیکھو کہ اب وہ کیا فیصلہ کرتی ہے۔ لہٰذا اللہ اور رسول کے حکم کے مقابلے میں اپنا خیال مت پیش کرو۔

اساتذہ کا ادب کرنے کے ثمرات

حضرت اُبَیّ ابن کعب رضی اللہ عنہ بہت ہی بڑے قاری ہیں، قرآن پاک کے ماہر ہیں، ان کی وہ شان تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام لے کر فرمایا کہ اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ابی ابن کعب کے پاس جا کر سورۃ البیّنۃ کی تلاوت کیجیے۔ اس سورت میں علمائے یہود کا تذکرہ ہے اور یہ بھی پہلے یہودی تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کا نام لیا، جن کا نام اللہ تعالیٰ لے اس کا کیا کہنا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابی ابن کعب! اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہارے سامنے سورۃ البیّنۃ کی تلاوت کروں۔ تو حضرت اُبَیّ ابن کعب رضی اللہ عنہ نے

فوراً ایک عاشقانہ جملہ عرض کیا ءَاللّٰہُ سَمَّانِیْ کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَللّٰہُ سَمَّاکَ اللہ نے تمہارا نام لے کر فرمایا ہے۔ فَذَرَفَتْ عَیْنَاہُ[۲۳] بس مارے خوشی کے ان کے آنسو بہہ پڑے، انہیں وجد آگیا اَیْنَ التُّرَابُ وَ اَیْنَ رَبُّ الْاَرْبَابِ کہاں اللہ اور کہاں بندہ۔

حضرت اُبَیّ ابن کعب رضی اللہ عنہ فن قراءت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے استاد ہیں، بڑے جلیل القدر صحابی ہیں۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن پاک کی تعلیم کے لیے ان کی خدمت میں جاتے تھے۔ گھنٹوں ان کے دروازے پر بیٹھے رہتے تھے مگر دروازہ نہیں کھٹکھٹاتے تھے۔ ایک دن انہوں نے فرمایا کہ اے عبد اللہ ابن عباس! آپ رئیس المفسرین ہیں، نبی کے چچا کے بیٹے ہیں، مجھے تکلیف ہوتی ہے کہ آپ باہر بیٹھے انتظار کرتے ہیں، دروازہ کھٹکھٹا دیا کیجیے تاکہ میں جلدی نکل آؤں۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا، آپ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث ہیں، عالم دین ہیں، میرے استاد ہیں اور اللہ تعالیٰ نے سورہ حجرات میں یہ ادب سکھایا ہے کہ کوئی میرے نبی کو ان کے گھر کے باہر سے نہ پکارے۔ تو آپ بھی نائب رسول ہیں، میں آپ کو باہر سے کیسے پکار سکتا ہوں؟ جب آپ خود نکلیں گے تو میں سبق پڑھوں گا لیکن دروازہ نہیں کھٹکھٹاؤں گا، کہیں میرا شمار بھی ان لوگوں میں نہ ہو جائے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۴﴾

جو گھر کے باہر سے نبی کو، اپنے استادوں اور بزرگانِ دین کو پکارتے ہیں کہیں ہم بھی اس بے ادبی میں داخل نہ ہو جائیں۔ علامہ آلوسی سید محمود بغدادی تفسیر روح المعانی کے مصنف فرماتے ہیں وَقَدْ رَأَیْتُ هٰذِهِ الْقِصَّةَ صَغِیْرًا فَعَمِلْتُ بِمُوْجَبِهَا مَعَ مَشَایِخِیْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَعَالٰی[۲۴] میں نے بچپن میں حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ پڑھا، اس کے بعد ساری زندگی اپنے اساتذہ کا ایسا ہی ادب کیا یعنی کبھی کسی کا دروازہ کھٹکھٹا کر اسے باہر نہیں بلایا۔

---

۲۳ صحیح البخاری:۷۴۱/۲ (۴۹۷۵)، کتاب التفسیر سورۃ البینۃ، المکتبۃ المظھریۃ

۲۴ روح المعانی:۱۴۴/۲۶، الحجرات (۵)، دار احیاء التراث، بیروت

اہل اللہ کی قدر اہل محبت ہی کو ہوتی ہے

تو اللہ تعالیٰ نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے پہلے تلاوت سکھانے کے لیے فرمایا تاکہ اس سے قلوب میں روشنی پیدا ہو اور صحابہ کو اپنے روحانی امراض کا پتا چل جائے، جب دل میں درد ہو گا تبھی روحانی شیخ کی قدر ہو گی۔ ایک مسافر نے کسی گاؤں میں جا کر پوچھا کہ یہاں ہلدی کا کیا بھاؤ ہے؟ تو ایک بڈھے نے کہا کہ میاں ہلدی کا بھاؤ نہیں ہوتا، جتنا چوٹ میں درد ہوتا ہے اتنا ہی ہلدی کا دام بڑھ جاتا ہے۔ پہلے زمانے میں چوٹ لگنے پر دودھ میں ہلدی ملا کر پلاتے تھے جس سے چوٹ کے اثرات زائل ہو جاتے تھے اور درد میں کمی ہوتی تھی۔ جس کے دل میں اللہ کی محبت کا درد، اللہ کی محبت کی پیاس نہ ہو، اللہ کی طلب نہ ہو وہ اللہ والوں کی محبت کیا جانے؟ وہ تو اللہ والوں کو دیکھ کر کہے گا کہ یہ داڑھی والے مولانا لوگ سب دقیانوسی ہیں، بہت ہی پرانے قسم کے لوگ ہیں، زمانے کی رفتار کو دیکھ کر نہیں چلتے اس لیے بے وقوف ہیں۔ حالاں کہ عقل مند وہ ہے جو زمانے کی رفتار کو موڑ دے جیسے شیر کا خاصّہ ہے کہ ہمیشہ دریا کے بہاؤ کے خلاف تیرتا ہے، یہ نہیں کہ جس طرف دریا بہہ رہا ہے اسی طرف وہ بھی بہہ رہا ہے، ادھر تو لومڑی بھی بہہ سکتی ہے۔ اس میں کون سا کمال ہے؟ شیر کا کمال یہ ہے کہ دریا شمال کی طرف جا رہا ہے تو وہ جنوب کی طرف تیرے گا۔

تکبر کا علاج اپنے کو مٹانا ہے

تلاوت فرمانے کے بعد صحابہ کے قلوب میں روشنی پیدا ہوگئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر و منزلت معلوم ہوئی جس کے بعد نبی نے دوسرا کام شروع فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ نے وَيُزَكِّيهِمْ فرمایا یعنی صحابہ کا تزکیہ کرنا شروع کیا۔ اب تزکیہ کی تفسیر عرض کرتا ہوں کہ دل کے اندر بہت سی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں، خصوصاً تکبر کی بیماری۔

تکبر کی بیماری اتنا بڑا ایٹم بم ہے جس کی وجہ سے تہجد، تبلیغ کے چلّے، وعظ اور بخاری شریف کا پڑھنا پڑھانا سب برباد ہو جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر قلب میں رائی کے برابر بھی کبر ہو گا تو جنت میں داخلہ تو کیا جنت کی خوشبو بھی نصیب نہ ہو گی۔ آپ

بتایئے یہ کتنا بڑا ایٹم بم ہے؟ اگر کہیں بم پڑا ہو تو ہر آدمی ڈرتا ہے، پھر کس کو بلاتا ہے؟ بم ڈسپوزل اسکواڈ کو۔ بم ڈسپوزل اسکواڈ کی خوشامد کرتا ہے کہ صاحب آپ ذرا اس بم کو ناکارہ کردیجیے۔ کیوں کہ وہ لوگ اس کام کے ماہر ہوتے ہیں۔ آج ہمارے دلوں میں ایسے کتنے ایٹم بم رکھے ہوئے ہیں، ان کو کوئی شیخ کامل ہی ناکارہ کرسکتا ہے جو سنت وشریعت کا پابند ہو اور اس کو وقت کے علماء اور مشایخ بھی تسلیم کرتے ہوں۔ یہ جملہ میرا نہیں ہے، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کو شیخ بناؤ جس کو اس وقت کے مشایخ اور علماء بھی تسلیم کرتے ہوں۔ لہٰذا ایسے شیخ کو تلاش کرو جو دل میں گھسے ہوئے ایٹم بموں کو ناکارہ کردے خصوصاً تکبر کی بیماری کو، ورنہ تکبر کا یہ ایٹم بم آپ کی تہجد کو، آپ کی تلاوت کو، تبلیغ کے چلّے کو، منبر کے بڑے بڑے وعظوں کو، درس وتدریس، تفسیر اور بخاری شریف کے درسوں کو ہیروشیما کے ایٹم بم کی طرح تباہ کردے گا۔ جاپان کے شہر ہیروشیما پر ایٹم بم گرایا گیا تھا، آج تک وہاں کی زمین میں سبزہ نہیں اُگ سکا۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بڑے عالم کی خلافت واپس لے لی اور میرے شیخ شاہ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ میں ان کی خلافت دوبارہ بحال کرسکتا ہوں بشرطیکہ یہ چھ مہینے کسی مسجد میں اذان دیں اور دروازے دروازے جاکر کہیں کہ مؤذن کو دو روٹی دے دو۔ ہندوستان میں مختلف گھروں میں مؤذنوں کا کھانا بندھا رہتا تھا لہٰذا حضرت تھانوی نے فرمایا کہ یہ چھ مہینے تک یہ کہتے رہیں کہ مؤذن کو دو روٹی دے دو اور مسجد میں جھاڑو دیں، مسلمانوں کی جوتیاں سیدھی کریں اور وضو خانے کا بلغم صاف کریں کیوں کہ ان کو علم کا پندار ہو چکا ہے۔ پھر حضرت نے جوش میں آکر فرمایا لیکن ان سے یہ نہیں ہوسکے گا۔ حضرت نے کبر کا مرض پہچان لیا تھا۔ یہ کبر بڑی خطرناک بیماری ہے۔

حضرت ابوذر غِفاری کی فنائیت

تکبر کا خناس دماغ سے نکالنا اور فنائیت نفس یعنی اپنے کو کچھ نہ سمجھنا بہت بڑی نعمت ہے۔ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر کبیر میں سورۂ اخلاص کی تفسیر میں لکھا ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر فرمایا هٰذَا اَبُوْ ذَرٍّ

غِفَارِیْ۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے جبرئیل! آپ ان کو کیسے جانتے ہیں؟ آپ تو آسمانی مخلوق ہیں، میرے اس صحابی کو کیسے جانتے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هٰذَا اَشْهَرُ عِنْدَنَا مِنْ شُهْرَةٍ عِنْدَكُمْ جتنی شہرت ان کی مدینہ میں ہے اس سے زیادہ یہ آسمانوں میں مشہور ہیں۔ آپ نے فرمایا بِمَا ذَاكَ نَالَ هٰذِهِ الْفَضِيْلَةَ ان کو یہ فضیلت کس عمل سے ملی؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اس کی دو وجہ بیان کیں لِصِغْرِهٖ نَفْسِهٖ اپنے نفس کو حقیر سمجھتے ہیں، تکبر سے محفوظ ہیں، وَبِكَثْرَةِ تِلَاوَةِ سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ[۲۵] اور سورۂ اخلاص کی بہت تلاوت کرتے ہیں۔

اکابر کا تزکیۂ نفس کے لیے مجاہدات برداشت کرنا

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شاگرد تھے حضرت ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت شبلی کچھ دن گورنر بھی رہ چکے تھے لہٰذا دماغ میں بڑائی آگئی تھی۔ حضرت جنید بغدادی نے ان سے فرمایا کہ تمہارے دماغ میں خناس بھرا ہوا ہے لہٰذا کچھ دن تک بھیک مانگو، در در جاکر صدا لگاؤ کہ فقیر کو دو روٹی دے دو، لیکن خبردار ان روٹیوں کو کھانا نہیں، کسی غریب مسکین کو دے دینا کیوں کہ یہ تمہارے لیے جائز نہیں ہے، یہ بھیک مانگنا محض تمہارے تکبر کے مرض کا علاج ہے۔

ایک بزرگ نے اپنے ایک عالم مرید کو دیکھا کہ اس کے دماغ میں کبر گھس گیا ہے اور کبر کا مرض کیسے پہچانا؟ اس کی چال سے، رفتار سے، کردار سے۔ جب دل میں تکبر آتا ہے تو آدمی اکڑ کر چلتا ہے۔ شیخ نے ان سے پوچھا کہ یہ بتاؤ تمہیں ذکر میں مزہ آتا ہے؟ کہا بالکل مزہ نہیں آتا۔ فرمایا کہ تمہارے دل میں زہر ملا پانی آگیا ہے۔ اب اس کا علاج یہ ہے کہ آپ اخروٹ خرید کر ایک ٹوکرے میں بھر لیجیے اور جس محلّے میں بچے زیادہ ہوں وہاں جاکر یہ اعلان کیجیے کہ جو میرے سر پر ایک تھپڑ لگائے گا میں اس کو پانچ اخروٹ دوں گا۔ لڑکوں کے تو مزے آگئے، تھپڑ مارنے کا مزہ الگ اور پانچ پانچ اخروٹ الگ پا رہے ہیں۔

۲۵؎ مرقاۃ المفاتیح: ۵/۲۱۷، باب الدعوات فی الصفات، المکتبۃ الامدادیۃ، ملتان

تو وہ عالم مخلص تھے، ذرا بھی برا نہیں مانا کہ شیخ میری کیا قدر کررہے ہیں، میں منطق اور فلسفہ کا امام ہوں، صدرا، شمس بازغہ اور میبذی پڑھاتا ہوں، آپ مجھے ملا حسن پڑھانے کا یہ انعام دے رہے ہیں؟ ٹوکرا لے کر بیٹھ گئے اور بچوں میں اعلان کردیا کہ جو ایک تھپڑ لگائے گا اس کو پانچ اخروٹ ملیں گے۔ بچے تو کم عقل ہوتے ہیں، انہیں کیا پتا کہ ہم کس کے ساتھ کیا معاملہ کررہے ہیں؟ جب کوئی خود کہے کہ سر پر تھپڑ مارو گے تو پانچ اخروٹ ملیں گے تو بچوں کو پانچ اخروٹ تو لینے تھے لہٰذا تھوڑی دیر میں ٹوکرا خالی ہوگیا اخروٹ سے اور کھوپڑا خالی ہوگیا تکبر سے۔ اس کے بعد جب انہوں نے تسبیح اٹھائی اور اللہ کا ذکر کیا تو کہاں سے کہاں پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اصلاح کرانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ بتائیے! اتنے بڑے عالم کا یہ کتنا تلخ علاج ہے، یہ معمولی علاج نہیں ہے، سننے میں تو بہت معمولی سا ہے لیکن اگر آج کسی کے لیے شیخ یہ علاج تجویز کردے تب پتا چلے گا۔ الحمدللہ! اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں، اگر میرا شیخ میرے لیے یہ علاج تجویز کردے تو اختر اس کے لیے تیار ہے۔ اس پر الحمدللہ کہتا ہوں کہ اللہ نے قلب میں ایسی توفیق اور اہل اللہ کی ایسی محبت ڈال دی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ بزرگوں کی خدمت تو کیا اگر شیخ نفس کو مٹانے کے لیے حکم دے دے کہ بھنگی کی خدمت کرو تو اختر اس کے لیے بھی تیار ہے۔ اللہ ایسے نہیں ملتا۔ حدیث پاک کا مضمون ہے اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللهِ غَالِيَةٌ[۲۶] خدا کا سودا بڑا مہنگا ہے۔

تزکیہ کی حقیقت

بزرگوں کی ڈانٹ ایسی ہوتی ہے جیسے کار میں ڈینٹ پڑجائیں تو ہتھوڑے ہی سے ٹھیک ہوتے ہیں۔ اسی طرح شیخ کی ڈانٹ سے نفس کے سارے ڈینٹ نکل جاتے ہیں بس محبت شرط ہے، اگر محبت نہیں ہوگی تو شیخ کی ڈانٹ سے مرید بھاگ جائے گا بلکہ اُلٹا اعتراض کرے گا کہ شیخ بہت ہی تلخ ہے۔ لیکن اگر ڈاکٹر لکھ دے کہ شوگر بڑھی ہوئی ہے لہٰذا کریلا کھاؤ تو مریض کو کریلا کھانا پڑے گا۔ ڈاکٹر انجکشن لگاتا ہے تو اس کو فیس دیتے ہیں، گالیاں نہیں دیتے

[۲۶] جامع الترمذی: ۷۱/۲، باب صفة القیامة، ایچ ایم سعید

کہ آدھی انچ کی سوئی چبھودی۔اسی کا نام تزکیۂ نفس ہے،تزکیہ اسی طریقے سے ہوتا ہے۔

علاجِ کبر کے لیے حضرت تھانوی کے ایک خلیفہ کا مجاہدہ

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک بہت بڑے اور اہم خلیفہ تھے، ان کی قدو قامت بھی زبردست تھی لیکن شیطان نے ان کے دل میں کبر کی بیماری ڈال دی۔ جس بات سے وہ خود برباد ہوا ہے صوفیوں کو بھی وہی گولی دیتا ہے، یہ اس کا مجرب نسخہ ہے، آزمایا ہوا نسخہ ہے،وہ کبر ہی سے برباد ہوا تھا:

اَبٰی وَاسۡتَکۡبَرَ ٭ وَ کَانَ مِنَ الۡکٰفِرِیۡنَ[۲۷]

لہٰذا ان کے دل میں بھی تکبر ڈال دیا حالاں کہ ان کا شمار حضرت تھانوی کے بڑے علماء اور خلفاء میں ہوتا تھا لیکن بس دماغ میں آگئی کہ میں کچھ ہوں، دل میں مضامین کی آمد سے سمجھے کہ میں بہت بڑا ولی اللہ ہوں، اپنے ملفوظ خود ہی نوٹ کرنے لگے،،بجائے اس کے کہ شاگرد لکھتے، اپنی جو بات دل میں آتی تھی وہ ''فرمایا کہ'' کہہ کر خود ہی لکھتے تھے۔ اب ان ملفوظات کی کاپی تیار ہو رہی ہے۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے بتادیا کہ حضرت یہ صاحب اپنے ہی مضمون ''فرمایا کہ'' کہہ کر خود ہی لکھ رہے ہیں۔حالاں کہ اپنی بات کو آدمی ایسے لکھتا ہے کہ احقر کے دل میں یہ بات آئی، اللہ کی رحمت سے آئی، بزرگوں کی دعاؤں سے آئی۔ مگر آج کل اُلٹا معاملہ ہے، کہتے ہیں میں نے فرمایا تھا اور آپ نے عرض کیا ہے۔ آپ میرے دولت خانے پر کب حاضری دیں گے اور میں آپ کے غریب خانے پر کب تشریف لاؤں؟ سارا معاملہ ہی الٹا ہے۔ ابھی میں زندہ ہوں مگر مجھ کو ابھی سے کوئی مولانا اختر رحمۃ اللہ علیہ اور کوئی نوراللہ مرقدہٗ لکھ رہا ہے۔ ان بی ایس سی، ایم ایس سی پاس لوگوں کو یہ پتا ہی نہیں ہے کہ زندہ آدمی کے لیے یہ نہیں لکھا جاتا۔

حدیث کا مضمون ہے لَا تَنۡظُرُوۡا اِلَی الۡمُرۡدَانِ[۲۸] یعنی جن لڑکوں کی ابھی داڑھی

۲۷؎ البقرۃ:۳۴

۲۸؎ مسند احمد/کشف الخفاء ومزیل الالباس للعجلونی:۴۲۴/۲(۲۹۹۷)،مکتبۃ العلم الحدیث

مونچھ نہیں آئی ہے ان کی طرف مت دیکھو، ہو سکتا ہے ان سے طبعی میلان ہو جائے۔ تو ایسے لڑکوں کو عربی میں امرَد کہتے ہیں یعنی ابھی پورا مرد نہیں ہے۔ میرے پاس ناظم آباد میں کالج کا ایک لڑکا آیا۔ میں نے اس کو یہ مضمون سنایا کہ صوفیوں کو چاہیے کہ اجنبی عورتوں اور امرَدوں سے ہوشیار رہیں، شیطان ان ہی دو چیزوں سے مار دیتا ہے۔ یا جاہ سے مارے گا یا باہ سے مارے گا، یا تو دل میں کبر ڈال دے گا یا شہوانی چیزوں میں مبتلا کر دے گا۔ پھر میں نے سوچا کہ یہ انگریزی داں بی کام ہے پتا نہیں امرَد سمجھا یا نہیں لہٰذا میں نے احتیاطاً پوچھا کہ آپ امرَد کے معنی سمجھتے ہیں؟ اس نے کہا کہ ہاں میں سمجھ گیا۔ میں نے پوچھا کیا مطلب ہے؟ کہنے لگا کہ امرد کے دو معنی سمجھ میں آئے ہیں ایک اَمرود اور دوسرا امرت دھارا۔ اب بتایئے قابلیت کا یہ عالم ہے۔ پھر میں نے بتایا کہ امرَد اس لڑکے کو کہتے ہیں جس کی ابھی داڑھی مونچھ نہ نکلی ہو۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ **هُوَ الشَّابُّ الَّذِیْ طَرَّشَارِبُهٗ وَلَمْ تَنْبُتْ لِحْیَتُهٗ**[۲۹] امرد اس لڑکے کو کہتے ہیں جس کی مونچھوں میں ہلکی سی سیاہی آرہی ہو اور ابھی اس کی داڑھی نہیں نکلی ہو۔ تب وہ ہنسا کہ میں تو امرود سمجھ رہا تھا۔

تو حضرت تھانوی نے ان عالم سے فرمایا کہ تمہیں غیرت نہیں آتی کہ اپنی ہی بات کو ”فرمایا کہ، فرمایا کہ“ کہہ کر لکھ رہے ہو؟ بس غلطی سمجھ میں آگئی اور رونے لگے۔ چوں کہ حضرت کے خلیفہ بھی تھے لہٰذا حضرت نے کہا کہ خبر دار! اب کسی کو بیعت مت کرنا، فی الحال تمہیں اس کی اجازت نہیں ہے۔ اس کے بعد حضرت نے کہا کہ خانقاہ میں تو رہو مگر بات چیت اور بول چال بند۔ ان کے ایک خاص شاگرد یہیں حیدرآباد میں ہیں، انہوں نے بتایا کہ وہ اتنا روتے تھے اتنا روتے تھے کہ نہ کھانا کھاتے تھے نہ چائے پیتے تھے مگر پانی پی لیتے اور پان کھالیا کرتے تھے۔ شیخ کی ناراضگی کا اتنا غم، مگر پان نہیں چھوڑتے تھے۔ پان بڑی ظالم چیز ہے ؎

چھوٹتی نہیں ہے یہ ظالم منہ سے لگی ہوئی

لیکن بے چارے غم سے سوکھنے لگے۔ ایک دن کسی نے حضرت سے سفارش کی کہ حضرت انہوں نے بالکل توبہ کر لی ہے تو حضرت نے فرمایا کہ ہاں ان کی توبہ ہمارے دل میں آگئی ہے۔

۲۹؎ ردالمحتار:۲/۱۰،باب شروط الصلوٰۃ،مطلب فی النظر الی وجہ الامرد،دار عالم الکتب،ریاض

جس کو اللہ معاف کرتا ہے تو اولیاء اللہ کے دل میں بھی وہ بات آجاتی ہے۔ فرمایا کہ ہاں میرے دل پر اس کا اثر آگیا ہے اور میں ان کو معاف کرتا ہوں ۔ اور کیسے معافی دی ؟ ذرا اللہ والوں کی معافی بھی دیکھیے۔ عصر کا وقت تھا فرمایا کہ مولانا چلیے نماز پڑھایئے۔ سبحان اللہ ! امامت دے رہے ہیں، کیوں کہ ان کو ڈانٹ پڑی تھی لہٰذا ان کو احترام بھی دینا تھا، جو زخم دیتا ہے وہ مرہم بھی دینا جانتا ہے۔ انہیں آگے بڑھایا کہ آپ نماز پڑھایئے، جب وہ آگے بڑھے تو حضرت نے اپنا عمامہ اتار کر ان کے سر پر رکھ دیا اور خود ٹوپی سے نماز پڑھی۔ بس پھر انہوں نے اس طرح نماز پڑھائی کہ ساری نماز میں روتے رہے۔

مشائخ کی مریدوں پر شفقت

حضرت تھانوی صبح فجر کی نماز کے بعد تھانہ بھون قصبہ کے باہر جنگل میں ٹہلنے جاتے تھے، مگر اپنے ساتھ کسی کو نہیں لے جاتے تھے۔ قصبہ تھانہ بھون جہاں ختم ہوتا ہے اس کے بعد سارا جنگل ہی جنگل ہے، وہاں ایک نالہ بھی بہتا ہے۔ میں نے اس جنگل کی زیارت کی ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ حضرت یہاں جنگل میں دو میل ٹہل کر پانچ پارے قرآن پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو کچھ علوم عطا ہوتے ہیں اسی جنگل میں عطا ہو جاتے ہیں، کیوں کہ جنگل میں گناہ نہیں ہوتے، شہر میں تو گناہ ہوتے ہیں لیکن جنگل کا نور کچھ اور ہی ہوتا ہے ؎

گیا میں بھول گلستاں کے سارے فسانے
دیا پیام کچھ ایسا سکوتِ صحرا نے

اور مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

نعرۂ مستانہ خوش می آیدم
تا ابد جاناں چنیں می بایدم

جب میں جنگل میں اللہ کہتا ہوں، اللہ کے نام کا نعرہ لگاتا ہوں تو ایسا مزہ آتا ہے کہ اے میرے محبوب اللہ قیامت تک مجھے یہ ہی دولت حاصل ہوتی رہے۔ تو حضرت تھانوی روزانہ سیر کرنے جنگل جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ صلوٰۃ اشراق سے زیادہ اس میں اجر ہے کیوں کہ جسمانی

صحت کے لیے ٹہلنا ضروری ہے، اگر ڈاکٹر یا حکیم نے کسی کو بتادیا ہو کہ آپ کے لیے ٹہلنا ضروری ہے تو اس کے لیے اشراق سے زیادہ اس میں اجر ہے۔

ایک دفعہ خواجہ صاحب کو حضرت تھانوی نے کسی بات پر کچھ ڈانٹ لگادی، تھوڑی دیر میں حضرت کو خیال ہوا کہ کہیں خانقاہ والوں کے دل میں خواجہ صاحب کے لیے حقارت نہ آگئی ہو، لہٰذا حضرت نے خواجہ صاحب سے پوچھا کہ کیا آپ میرے ساتھ ٹہلنے چلیں گے؟ حالاں کہ حضرت اپنے ساتھ ٹہلنے کے لیے کسی کو نہیں لے جاتے تھے لیکن اس وقت خواجہ صاحب پر خصوصی شفقت فرمائی تھی کیوں کہ نفس کا ڈینٹ نکالنے کے لیے ڈانٹ لگائی تھی لہٰذا اب مرہم بھی لگانا تھا۔

خواجہ صاحب کا عشقِ شیخ

مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک دن میں نے خانقاہ میں خواجہ عزیز الحسن مجذوبؔ صاحب سے کہا کہ خواجہ صاحب! آپ کے اشعار کو میں نے حکیم الامت سے نقل کردیا۔ تو کہنے لگے کہ حضرت نے کیا فرمایا؟ مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت نے تعریف کی اور فرمایا ماشاء اللہ میرے ہی ملفوظ کو خواجہ صاحب اشعار میں پیش کردیتے ہیں۔ یعنی حضرت کا جو مضمون نثر میں ہوتا ہے اس کو وہ اشعار میں پیش کردیتے تھے جیسے کوئی بار بار نفس سے ہار رہا ہو، بار بار گناہ ہو رہا ہو تو شیطان ناامید کردیتا ہے کہ اب تیری اصلاح ممکن نہیں لیکن حضرت تھانوی فرماتے تھے کہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، کبھی گناہ ہوجائے تو فوراً توبہ کرکے اللہ سے تعلق جوڑلو، نفس سے ساری عمر کی کشتی ہے، کبھی وہ تم کو دبائے گا، کبھی تم اس کو دباؤ گے اور ان شاء اللہ آخر میں تم ہی دبالوگے۔ حضرت تھانوی کے اس مضمون کو خواجہ صاحب نے ان اشعار میں پیش کیا کہ ؎

نہ چت کرسکے نفس کے پہلواں کو
تو یوں ہاتھ پاؤں بھی ڈھیلے نہ ڈالے

ارے اس سے تو کشتی ہے عمر بھر کی
کبھی وہ دبالے کبھی تو دبالے

تو مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ جب خواجہ صاحب کو میں نے بتایا کہ حضرت آپ کے اشعار سن کر بہت خوش ہوئے۔ پھر مفتی شفیع صاحب نے نقشہ کھینچ کر بتایا کہ خواجہ صاحب جو بیٹھے ہوئے تھے اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ واہ رے میرے شیخ! مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حکیم الامت کے انتقال کے بعد جب میں تھانہ بھون حاضر ہوا تو خانقاہ کے اندر وہ دفتر جس میں مولانا شبیر علی صاحب رہتے تھے خواجہ صاحب اس کے دروازے کی چوکھٹ پکڑے ہوئے رو رہے تھے اور یہ شعر پڑھ رہے تھے ؎

چمن کا رنگ گو تو نے سراسر اے خزاں بدلا
نہ ہم نے شاخ گل چھوڑی نہ ہم نے آشیاں بدلا

خزاں تو آئے گی تھانہ بھون میں، جب مجدد کا انتقال ہو گا تو کیا بہار آئے گی؟

عشق شیخ میں حدود کی رعایت

ایک عالم صاحب ایک مشہور شیخ کے خلیفہ تھے، ہر سال شیخ کی خدمت میں مدینہ طیبہ جاتے تھے۔ جب شیخ کا انتقال ہو گیا تو ان کا مضمون چھپا کہ اب میں مدینہ کیا جاؤں، جن کے پاس جاتے تھے ان کا تو انتقال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ وہ مضمون میں نے خود پڑھا ہے۔ افسوس ہے کہ کیا مدینے میں بس شیخ ہی تھے؟ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں آرام فرما ہونا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب کی دولت کیا کم نعمت ہے۔ ایسی بات لکھنے سے دشمنوں کو کتنا بڑا موقع مل جائے گا۔ انہوں نے یہ تحریر غلطی سے لکھ دی تھی، شیخ کی محبت اور جوش میں ان سے ایسی غلطی ہو گئی بعد میں انہوں نے غلطی کا اقرار کر کے معافی مانگ لی۔

مدینہ منوّرہ کے آداب

میرے شیخ ثانی حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نے مجھ سے فرمایا ہے کہ جتنا مدینہ میں رہ سکتے ہو رہو، ویزے کی جتنی میعاد ہو اتنی پوری کرو۔ اگر گھر پر کوئی ضرورت نہ ہو تو جتنی میعاد ہے اتنا رہنا چاہیے، مجبوری کی بات اور ہے۔ آج کل پندرہ دن کا ویزہ ملتا ہے، اب عمرہ تو ہو جاتا ہے ایک دو گھنٹے میں لہٰذا اب مدینے پاک ہو آؤ، اگر کوئی مجبوری نہیں ہے تو وہاں قیام کے

دنوں میں کمی نہ کرو۔ جیسے امّاں ابّا کے پاس جاؤ اور وقت بھی ہے پھر بھی بھاگنے لگو تو امّاں ابّا کہیں گے کہ کیا تم کو ہم سے محبت نہیں ہے جو بھاگے جارہے ہو؟ یہ بات آداب مدینہ میں سے ہے۔

ایک شخص نے اتنا کہہ دیا تھا کہ مدینہ کے دہی سے میرے ہندوستان کا دہی اچھا ہے۔ ہو سکتا ہے کسی دوکاندار نے اس کو کھٹا دہی دے دیا ہو۔ بس اس کے منہ سے اتنا نکل گیا کہ مدینہ کے دہی سے ہندوستان کا دہی اچھا ہے۔ حضرت تھانوی کے وعظ میں ہے کہ اس شخص کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو خواب میں ڈانٹ لگائی اور فرمایا کہ مدینہ خالی کر دو، تم کو ہمارے شہر کے دہی سے ہندوستان کا دہی اچھا لگتا ہے تو مدینہ چھوڑ دو، نکل جاؤ یہاں سے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ادب کی توفیق عطا فرمائیں اور بے ادبی سے بچائیں۔

اب دعا کر لیں کہ اے خدا، اے میرے مالک، اے میرے خالق، اے ہمارے پالنے والے اللہ! ہم سب کی اس مجلس کو قبول فرمالے۔ ہم سب کو اپنا مقبول اور محبوب بنالے اور ہمارے قلب و جاں کو اپنی ذات پاک سے اس طرح چپکالے جیسے ماں اپنے بچے کو سینے سے لگا کر پیار کرتی ہے۔ اے خدا ہمارے قلب و جاں کو بدون استحقاق، باوجود ہماری نااہلی کے محض اپنے کریم ہونے کی حیثیت سے جذب فرما کر اپنی ذات پاک سے اس طرح چپکا لیجیے کہ ہم ایک سیکنڈ بھی آپ سے غافل نہ ہوں اور سارا عالم ہمیں آپ سے جدا نہ کر سکے۔

یاارحم الراحمین! ہمارے دلوں میں کبر کا، تکبر کا، ریا کا، عجب کا کوئی ایٹم بم چھپا ہوا ہو اپنی رحمت سے ان سب گندگیوں سے ہمیں تزکیہ نصیب فرمایے۔ یا اللہ ہمیں اپنے مشائخ کی محبت نصیب فرمایے، ان کے ساتھ حسن ظن اور عقیدت نصیب فرمایے۔ اے اللہ اپنے مقبول بندوں کی جوتیاں اٹھانے کی کثرت سے توفیق نصیب فرمایے، ہمیں اپنے مقبول بندوں کی محبت نصیب فرمایے۔ یا اللہ اپنی رحمت سے ہم سب کی اصلاح فرمادیجیے۔ یا اللہ ہماری تمام بیماریاں اور ظاہری و باطنی جتنی بھی گندگیاں ہیں ان سب سے ہماری اصلاح فرمادیجیے۔ یا اللہ اس شہر میں آپ اپنی قدرت کا کرشمہ دکھا دیجیے۔ یا اللہ اسلام کے دشمنوں، ملک پاکستان کے دشمنوں اور بے حیائی اور بدمعاشی کے اڈے چلانے والوں کو ذلت کے ساتھ شکست دے تاکہ تاریخ میں ایک سیاہ باب قائم ہو جائے جو قیامت تک نہ مٹ سکے۔ جو اسلام کے دشمن ہیں ان

میں سے ہر ایک کو کسی نہ کسی مصیبت میں مبتلا کر دے، یا اللہ اگر آپ کو ان کی ہدایت منظور نہیں، اگر ہدایت ان کے مقدر میں نہیں تو کسی کو نہ چھوڑیں، ایک ایک کو ذلیل و خوار کر کے ان کا صفایا کر دیں۔

یا اللہ جو اسلام کے لیے اور پاکستان کے لیے مفید ہوں ان لوگوں کو جتا دیجیے اور جو آپ کے دین کے دشمن اور ملک پاکستان کو بیچنا چاہتے ہیں ان ذلیل و خوار لوگوں کو شکست دے دیں۔ اللہ اپنی رحمت سے، غیب سے کرشمہ دکھا دیجیے، ہم تو عاجز ہیں لیکن آپ تو قادر مطلق ہیں۔ ہم پاکستان کی سالمیت کے لیے دعا کرتے ہیں کہ یا اللہ اپنی رحمت سے پاکستان کو محفوظ فرما۔ یا اللہ بہت سے اولیاء اللہ کی دعاؤں سے پاکستان بنا ہے اس کو سلامت رکھ، ہندوستان کے شر سے اور امریکا کے ظلم و شر سے اس مملکتِ اسلامیہ کی حفاظت فرما۔ اے اللہ فلسطین کو یہودیوں کے شر سے نجات نصیب فرما اور سارے عالم کے مسلمانوں کو دونوں جہاں کی صلاح اور فلاح نصیب فرما۔ یا اللہ اہل کفر کو اہل ایمان بنا دے، اہل ایمان کو اہل تقویٰ بنا دے، اہلِ بلاء کو اہلِ عافیت بنا دے، اہلِ مرض کو اہلِ صحت بنا دے۔ اے اللہ سارے عالم پر اپنی رحمت کی بارش فرما دے، آمین۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
وَ تُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ
وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ
وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

❁❁❁❁

نقشِ قدم نبی ﷺ کے ہیں جنّت کے راستے
اللہ جل جلالہ سے مِلاتے ہیں سُنّت کے راستے

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو صلاحیتیں دی ہیں اس کے مطابق ہی احکامات دیے ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ جو کام انسان نہیں کر سکتا وہ اس پر لازم کر دیا گیا ہو۔ اگر شریعت کے احکامات پر عمل کرنے میں مجاہدہ یا مشقت اٹھانی پڑ جائے تو اس کے بدلے میں وہ کریم مالک ایسے انعامات عطا فرماتے ہیں جو انسانی تصورات سے بالاتر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن پاک میں اعلان ہے کہ جو میری راہ میں مجاہدے برداشت کرتے ہیں میں ان پر اپنی طرف پہنچنے والی بے شمار راہیں کھول دیتا ہوں۔

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وعظ ''راہِ خدا میں مجاہدے کے ثمرات'' میں مختلف اکابر کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں مجاہدے برداشت کرنے اور اس کے بدلے میں ملنے والے انعامات بیان فرمائے ہیں۔ ان مجاہدات کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان سے دین کی ایسی عظیم الشان خدمات لیں جو رہتی دنیا تک دین کی رہنمائی کے لیے مشعل راہ کا کام دیتی رہیں گی۔

AW141